

عمران :- تم تیمور۔ بنا ہا ہا۔ یار تم تو اپناروٹی پانی نہیں چلا سکتے۔ مجھے تنخواہ کہاں
سے دو گے؟

تیمور :- آزمالو۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں عمران۔

عمران :- لیکن مجھے کرنا کیا ہو گا؟

تیمور :- بہت آسان کام ہے۔ مجھے ایک فہرست پاہیئے، شہر کے تمام صاحب
ثروت اور امیر تنین لوگوں کی۔ شاک ایکس پنج میں چلے جاؤ انکمپس
کے کسی کارندے سے حاصل کرلو۔ کہیں سے بھی۔

عمران :- بس؟

تیمور :- نہیں اصل کام تو بعد کا ہے۔ ہفتے میں ایک یار نہیں اس فہرست
میں شامل کسی ایک شخص کے بارے میں مجھے کامل معلومات فرمائیں کرنا ہوں گی۔
اس کی پسند ناپسند۔ رنگ کون سا پسند ہے۔ کھیل کیا کھیلتا ہے۔ لباس
کون سا پہنتا ہے۔ ستنے بجے اٹھتا ہے۔ کون سا جانور اچھا لگتا ہے۔ بیمار
ہے تو کون سی بیماری۔ مشاغل کیا ہیں؟

عمران :- پاپا میں سیدھا سادہ انسان ہوں، تم مجھے جاسوس بنانا چاہتے ہو۔

تیمور :- نہیں عمران تم نے خود ہی تو ایک مرتبہ کہا تھا کہ میں CONVENCE
نہیں کرتا IMPRESS و کرتا ہوں۔ اور انسان کو IMPRESS کرنے والی
صورت میں کیا ہا سکتا ہے اگر تمہارے پاس اس کے بارے میں کامل معلومات
ہوں۔ کہو مجھ سے تعاون کر دے؟

چودہواں منظر

تیمور کا گھر۔ عمران بھی موجود ہے۔

عمران :- یہ ہی فہرست۔ خاصی طویل ہے۔ پہلے نمبر پر آفاداً دہیں۔ ان کے

کو اُلف مندر جہے ذیل ہیں۔ دن ۱۹۲ پاؤند گنجائے۔ ڈھینے کپڑے پہنتا ہے۔ ٹیلی دیش سے نفرت کرتا ہے۔ اکیلا رہتا ہے اچھی کے روز سکھ نہر پر جا کر مجھلیاں پکڑتا ہے۔

تیمور :- (چونک کر) مجھلیاں؟

عمران :- ہاں اور انہیں پکڑ کر داپس نہر میں پھینک دیتا ہے۔

تیمور :- کیوں؟

عمران :- اسے مجھلی کا گوشت پسند نہیں۔

تیمور :- اچھا تو اچھی کے روز سکھ نہر پر مجھلیاں پکڑتا ہے۔

پسدرہوا منظر

آغا داؤد نہر کے کنارے مجھلیاں پکڑ رہا ہے۔ دور سے تیمور آتا دکھائی دیتا ہے۔ مجھلی کے شکار کے سامان سمیت۔ آغا داؤد کے قریب آگر لائقی سے ڈوری پانی میں ڈال کر پیٹھے جاتا ہے۔ ایک مجھلی پھنستی ہے۔ تیمور اسے کنڈی سے نکال کر داپس پانی میں پھینک دیتا ہے۔ پھر دوسرا مجھلی کا بھی بھی حشر کرتا ہے۔

آغا داؤد :- کیوں صاحب یہ آپ مجھلیوں کو داپس پانی میں کیوں پھینک۔ ہے ہیں۔

تیمور :- مجھے مجھلی کا گوشت پسند نہیں۔ سخت نفرت ہے اب تک مجھلی کے شکار بر جان دیتا ہوں۔ صاحب کیا شکار ہے، بچپن میں جو ہر دن میں کنڈی ڈال کر پتھی دو پھر دن میں بیٹھا رہتا تھا مگر وہاں تو اکثر کچھوڑ پر چنس جاتے تھے۔

آغا داؤد :- کچھوڑ پر؟

تیمور :- کچھوڑ سے نہیں ہوتے بڑے دالے۔ ہر قسم کی مجھلیاں پکڑیں۔ اب تو ایک ہی حسرت ہے۔ ایک عدد وہیں مجھلی پکڑی جائے۔

آغا داؤد :- آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا اس طرف۔

تیمور :- میں سپاٹس بدلتا رہتا ہوں۔ ایک ہی سپاٹ پر بار بار جانے سے مجھلیاں خراست ہو جاتی ہیں۔ پھنستی نہیں۔ اور ہو۔۔۔ اب انسان فرصت کے اوقات میں کرے بھی کیا۔۔۔ دے دے کے ٹیلی دیڑن ہے اور مجھے اس ۱۵۱۵۷ BDX سے سخت لفت ہے۔۔۔ بیٹھے ہوئے، میں آپ ایک کرسی پر اور دیکھ رہے ہیں الودن کی طرح ایک ڈبے کی جانب کوئی نک ہے۔

آغا داؤد :- گویا آپ کوئی وی سے لفت ہے۔ (تیمور جواب میں اُبکائی لیتا ہے) آپ کے گھر میں بچے نہیں ہیں۔ وہ کبھی توبہت شوقیں ہوتے ہیں۔

تیمور :- بچے؟ (ایک اور اُبکائی) لا حول ولا۔۔۔ اسی بیے شادی نہیں کی۔۔۔ چڑھے مجھے ان چھوٹے شیطالوں سے۔۔۔ یہ نلیاں بہہ رہی ہیں اور۔۔۔

آغا داؤد :- رپرہست بچے میں، کمال ہے۔ آپ تو بہت لفیس قسم کے انسان معلوم ہوتے ہیں، سمجھی تشریف لا یں نا غریب خانے پر۔۔۔ یہ ہے میرا

کارڈ —

(کارڈ دیتا ہے)

آغا داؤد کا گھر —

تھوڑی سی گفتگو کے بعد تیمور ان شورس فارم سامنے رکھتا ہے۔ اور وہ دستخط کر کے چیک کاٹ دیتا ہے۔

مونتاڑ :- ایک شخص یعنی تیمور مسلسل باتیں کر رہا ہے جیسے لوگوں کو خوش کر رہا ہو، پھر فارم پر دستخط ہو رہے ہیں۔ مختلف ہاتھ چیک کاٹ رہے ہیں۔ دو تین ماہ کا عرصہ گزرتا ہے۔

سوہنواں منظر

تیمور اپنے بہت شاندار گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی

ایک قد آدم آئینہ ہے۔ اپنی صورت دیکھتا ہے اور پھر جیسے منہ چھپاۓ ہوئے اندر چلا جاتا ہے۔ وہاں عمران بیٹھا ہے۔ پہلے سے بہتر لباس میں۔

تیمور :- کہو عمران میرا نیا گھر کیسا ہے؟

عمران :- تم اسے کرائے پر یعنی کی بجائے اگر خود خرید بھلی یعنی تو مجھے جبرت نہ ہوتی۔ تیمور صاحب آپ جانتے ہیں پچھلے دو ماہ میں آپ نے کتابخانہ کیا ہے؟

تیمور :- جتنا بھی کیا ہے کافی نہیں... . اگلا کیس کون سا ہے؟

عمران :- تیمور... . میں دوستی کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا البتہ ایک ساتھی کی حیثیت سے یہ کہوں گا کہ اتنی شدید محنت آپ کی صحت کو متاثر کر سکتی ہے۔ آپ..... .

تیمور :- اگلا کیس کون سا ہے؟

عمران :- میاں ریاض... . پُسی کیٹ پلازا کے مالک... . جاموسی نادلوں میں وچپی ہے۔ کلب میں ہر توارثیں کھیلتا ہے اور بہت بڑی کھیلتا ہے۔ گتے ناپسند ہیں اور ہاں سری پائے شوق سے تناول کرتا ہے۔

تیمور :- توارث... . تو کل ہے۔

مُورت اندر داخل ہوتی ہے۔ تیمور اُسے دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

عمران :- اچھا تیمور صاحب مجھے اجازت ہے!

تیمور سر بلتا ہے۔ عمران چلا جاتا ہے۔

تیمور :- تم یہاں کیسے آگئیں؟

مُورت :- کیوں مجھے یہاں نہیں آتا چاہئے تھا۔

تیمور :- نہیں... . میرا مطلب بغیر اعلان کے خبر کیسے بننا....

مُورت :- مجھ پر جو دار داتیں گزر تی ہیں وہ کبھی اطلاع نہیں کرتیں... کبھی خبر نہیں دیتیں۔ یہ نے اس گھر کو چھوڑ دیا ہے....

تیمور :- (پریشان ہو کر) کسی نے خرید لیا ہے؟

مُورت :- کوئی خرید ہی لے گا۔

تیمور :- (پر سکون ہو کر) اوه... مجھے افسوس ہے، یہ پچھلے چند دنوں سے تمہیں لکھے نہیں سکا۔

مُورت :- چند ہفتوں سے تیمور... بہر حال مجھے تمہاری خبر ملتی رہی۔ تمہاری اور تمہارے سکائی مائلنگ سوشنٹیٹیس کی۔

تیمور :- تمہارا سامان کہا ہے؟ کہاں ٹھہری ہو؟

مُورت :- ملازموں کو رخصت کر دیا ہے سامان ایک رشتہ دار کے تھے خانے میں پند ہے اور میں جہاں کہیں بھی ہوں... بس ہوں۔ تمہیں زیادہ ڈسٹریب نہیں کروں گی۔ کبھی کبھار آکر دیکھو جایا کروں گی۔

تیمور :- کیسی باتیں کر رہی ہو مُورت... یہ سب کچھ میں تمہارے لیے ہی تو کر رہا ہوں۔ اپنی مُورتی کے لیے۔

مُورت :- میرے لیے نہیں۔ اپنی بچگانہ انکے لیے۔ میرے لیے تم خود کافی ہو۔ (پاس آگر) مُور اب تو تم میری سلطی پر آگئے ہو، میں بلند تو نہیں...۔

تیمور :- پلیز مُورت صرف تھوڑی سی مہلت دے دو... میں۔

مُورت :- تم لوگوں کو زندگیاں بیچتے ہو۔ عدم کی۔ اور مجھے... جنکڑوں میں باٹ دیا ہے۔ مجھے جمع کر دو مُور... اب تمہیں کس شے کی تلاش ہے؟ تم پے شک ساری عمر پر دائز میں رہو۔ لیکن بالآخر تمہارے سامنے تمہارا اپنا ہی عکس ہو گا۔ تم خود پس ہو دمنگنی کی انگوٹھی دکھا کر مکہر میں تم

اپنے فیصلے پر پیشمان تو نہیں ہو مور ج
 رقدم آدم آئینے کے پاس جاتی ہے) دیکھو مور یہاں صرف تم ہو سن
 تمہارا سوشل سٹیشن اور نہ باہر کھڑی شاندار کار۔ صرف تم۔
 تیمور :- میری چاہت میں تو کمی نہیں آئی... اُس گھاں میں سلگتی آگ
 کی طرح پھیلتی، ہی جا رہی ہے۔

مُورت :- آگ پھیلنے سے راکھ کامیداں بھی تو سیع ہو رہا ہے۔
 تیمور :- مور تی سنو.... میں بتانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر میں تمہیں شادی کے
 تخفے کے طور پر ایک سر پر اتر دینا چاہتا ہوں۔ ایک ایسی شے جو... دفن
 بھٹلے ہے۔ اٹھاتا ہے) جی تیمور... جناب... قبلہ ہم خادم کس کے ہیں
 میں ابھی حاضر ہوا۔ جی پر پوزل فارم سانکھ لے کر آ جاؤں گا۔ بس دس
 ہزار... چیک پھر آ جائے گا... میں ابھی....

فون رکھ کر مڑتا ہے۔ مُورت جا پکی ہے۔

ستھر ہوا منظر

ایک دیج لان کے درمیان میان ریاض بنیان اور نیکر پہنے سائیڈ
 ٹیبل پر مشرو بات۔ جاسوسی ناول پڑھ رہا ہے۔ تیمور آتا ہے۔

تیمور :- اسلام علیکم میان صاحب
 میان :- واعلیکم... جی؟

تیمور :- (جبکہ میان سے کارڈ نکال کر) میان صاحب کل ٹینس کلب میں
 ملاقات ہوئی تھی... آپ نے اپنا کارڈ...

میان :- اے ہاں۔ آپ دہی ذہین نوجوان ہیں نا جنہیں میں نے مجری
 طرح ہلیا تھا؟

تیمور:- سر آپ ایسے ٹینس پلیئر تو دنیا میں کم ہی ہوں گے۔ شاید و میلڈن
میں۔ مگر وہ بھی شاید... . . .

میاں:- بہت ہربانی... سنائیے کہ صریح ہو رہی ہے؟
تیمور:- بس کیا تباوں ایک نہایت بے ہنگم منصوبے کے تحت گھر سے نکلا تھا.
درactual مجھے کتوں سے سخت لفڑت ہے.

میاں:- واقعی؟
تیمور:- ہمارے محلے میں بہت، میں۔ میں روزانہ ایک کو پکڑ کر تھیں میں بند
کرتا ہوں اور دریا میں ڈبل آتا ہوں.

میاں:- بہت خوب... چائے پیو گے.

باتیں کرتے ہیں اور آخر میں فارم پرستخط اور چیک۔

اطھار ہوا منتظر

تیمور کے گھر، چائے کی میز۔ تیمور ایک کتاب پڑھ رہا ہے اور ہنستا چلا جا
رہا ہے۔ مورت بورہ ہو رہی ہے، بالآخر اکتا کر کہتی ہے۔

مُورت:- اگر لطیفے پڑھ رہے ہو تو مجھے بھی سناؤ تاکہ میں بھی دانت نکال سکوں.
تیمور:- اس کی جانب دیکھے بغیر، سجان اللہ کیا کیا نسل کے کتنے بنائے ہیں
اللہ میاں نے رشیں پوڈل، انغان ہاؤڈنڈ، سینٹ برنارد، دوپر میں پیپر
فاکس ٹیرئیر، بل ٹیرئیر... .

مُورت:- یہ لطیفے ہیں؟

تیمور:- (اسی محبت سے) نہیں سُکتے ہیں۔ بل ٹیرئیر، ۱۸۰ سے ۲۰۰ پاؤں تک
ہوتا ہے، اور چھوٹوں کو بہت پسند کرتا ہے؟

مُورت:- بڑوں کو کیوں نہیں کرتا؟

تیمورہ :- مجھے کیا پتہ... بکناب میں یہی لکھا ہے۔

مُورت :- یہ آنا فاناً تمہیں کتوں سے کیوں عشق ہو گیا ہے۔

تیمورہ :- منزنسین جیات کی وجہ سے... منزنسین جیات خاذنقوت ہو چکا ہے مگر یونہی نہیں بہت امیر ہو گرہ منز جیات گرمیوں کا موسم فرش روز برا میں گزارنی ہیں جزاں پیرس میں اور سردیاں اُملی میں۔ صرف آرام کی خاطر پاکستان آتی ہیں۔ ان کا واحد شوق کتنے ہیں۔

مُورت :- مُورت

تیمورہ :- ہوں۔

مُورت :- کتنے بے عد دقادار ہوتے ہیں ناں؟

تیمورہ :- ہاں

مُورت :- ماکن سے ہمیشہ ہمیشہ محبت کرتے ہیں؟

تیمورہ :- ہاں

مُورت :- اداس کا سائد کبھی نہیں چھوڑتے۔

(آپریڈہ ہو جاتی ہے)

تیمورہ :- ادہ مُورت... اب تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ منز جیات کے پانچار ہاؤں۔ اگر انہوں نے انٹرونس کروالی تو میرے پاس آتی رقم۔ بس شام تک انتظار کرو... لیکن مُورت... تم مجھے بتاتی کیوں نہیں کہ تم کہاں تھہری ہوئی ہو؟ بس آجاتی ہو اور چلی جاتی ہو۔

مُورت :- ہیں آگر جانا تو نہیں چاہتی... (تیمورہ کو دیکھتی ہے پھر میز پر سے چند خط اٹھا کر دیتی ہے) تمہاری آمد سے قبل یہ ڈاک آتی تھی۔

تیمورہ :- داپسی پر دیکھ لوں گا۔

مُورٹ:- میرا خیال ہے یہ خط... بہت اہم ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔
تیمور خط کھول کر سرسری نظر ڈالتا ہے اور چھینک دیتا ہے۔

مُورٹ:- کیا لکھا ہے؟

تیمور:- پتہ نہیں فلاں منزل فلاں کمرہ نمبر... نتھنگ امپار ٹمنٹ۔

مُورٹ آہستہ آہستہ سے خط اٹھاتی ہے اور تیمور کی جانب دیکھتے ہوئے پڑھتی ہے۔
اس کی آواز میں تھر تھراہٹ اور گونج ایسی کہ واضح طور پر بالکل پتہ نہیں چلتا کہ کیا
کہہ رہی ہے صرف شائیہ سا ہوتا ہے۔

مُورٹ:- تلاش عبیث ہے۔ سب کچھ قم ہو۔ قم خود کاف منزل کمرہ نمبر ۱۱۔ آجاو۔
آؤ... مجھے انتظار ہے۔

انیسوائی منظر

ایک H ۵۰۵ پیڈروم فرنچ فرنچ سٹائل پرنسے بھاری ایک عورت
لبے گاؤں میں۔ ہیئر ڈونہایت مادرن۔ مگر گردن پر پلاسٹر جپھٹھا ہوا پلنگ پنیم دراز
ہے۔ تیمور داخل ہوتا ہے۔

تیمور بہ منزہیات، اجازت ہے۔ دوہ اشارے سے بولنے کو کہتی ہے، آپ علیل
ہیں۔ میں آپ کو اس طرح ڈسٹریب کرنے پر بے حد نادم ہوں مگر کیا کیا جائے۔
مسئلہ زندگی یا موت کا ہے... اور اس شہر میں سوائے آپ کے اور کوئی میری
مد نہیں کر سکتا۔ (منزہیات کی طرف دیکھتا ہے مگر وہ چپ ہے) دراصل
کرتا ہے۔ دوہ میں پسروں نسل جیسا کہ آپ جانتی ہیں، جسم پر بال نہیں
ہوتے، دم اور پرکو اٹھی ہوئی۔ دون میں ڈاگ یعنی اکیلے آدمی کے یہے انتہائی
موزوں۔ تو وہ پچھارہ شدید یہمار ہے۔

منزہیات:- آپ اسے گوشت کون سا کھلاتے ہیں؟

تیمور :- برکت قصائی کی دکان کا۔

مسنِ حیات :- ادہ...ادہ...دی لوکل سٹف...مزانہ ہر...آپ اسے اپنے ڈر
گوشت کھلا دیئے۔ یہی ڈاگ فوٹو... خاص طور پر گتوں کے لیے تیار کیا جاتا
ہے، حیا تین سے بھر پور... سور و پے میں ایک پاؤ نڈ کا ڈب مل جاتا ہے
آپ گتوں سے شفقت کرتے ہیں؟

تیمور :- (فرفر طوطے کی طرح کہتا ہے) رشین پوڈل سینٹ برناڑ۔ سپنیل۔ اور
آپ ایک سکوڑے کو دونوں کانوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کریں۔ اگر اس کی
پیداگری درست ہوگی تو چپ رہے گا۔ اگر دو غلا ہوگا تو چون چوں کرے گا۔
میڈم میں ڈوگ لور ہوں، جان دیتا ہوں گتوں پر۔

مسنِ حیات :- مجھے نفرت ہے ان احمدی درندوں سے۔

تیمور :- دشید حیرت سے یعنی آپ گتوں کو پسند نہیں کرتیں؟

مسنِ حیات :- ایک ہفتہ پہلے کرتی تھی اب مجھے بلیاں پسند ہیں۔

تیمور :- دکپھہ دیپند پذب میں رہ کر پھر موضوع بدلنے کی کوشش کرتا ہے،
بریٹھکی ٹھی شائپڈ DIALECT ہو گئی ہے اس یہ پسٹر...۔

مسنِ حیات :- ادہ یہ... یورپ میں سکی انگ کے دوران گر پڑی تھی...۔

تیمور :- میں اس پلستر کی لمبائی سے اندازہ کر سکتا ہوں کہ اس کے اندر ایک
بے پناہ خوب صورت گردن ہے۔ بالکل راج ہنس ایسی...۔

مسنِ حیات :- (بنادٹ سے شرماتے ہوئے) ادہ لے لیا REAL... مسطر... کیا نام
ہے آپ کا؟

تیمور :- جی تیمور...۔

خود کی دیرہ با تیں کرتے ہیں۔ تیمور فارم رکھتا ہے۔ اور وہ چیک کاٹ کر دیتی ہے۔

تیمور چیک اٹھا کر دیکھتا ہے، خوشی کے خذبات۔

بیسوائی منظر

(پڑا پرٹی ایجنت کا دفتر)

ایجنت :- (مکان کی چا بیاں دراز میں سے نکال کر میز پر رکھتے ہوئے) بے شمار لوگ میں مورت خان کا گھر خریدنا چاہتے تھے... مگر میں نے صرف آپ کی خاطر لاکھ حیلوں سے بہانے بنایا کہ پچائے رکھا...

تیمور :- (چیک دیتے ہوئے) یہ یجیئے لوپی رقم (ایجنت چا بیاں تھا تا ہے) شکریہ۔ بقیہ کاغذات پھر مکمل ہو جائیں گے۔

دھابی ہاتھ میں تھامے ہوئے تیزی سے باہر نکل جاتا ہے)

اکیسوائی منظر

رتیمور بے حد خوش ہے۔ ہاتھ میں چابی ہے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ سامنے آئئنے میں عکس دیکھتا ہے۔ پھر اندر جا کر مورت کو پکارتا ہے۔ مورت وہاں نہیں ہے۔ بہت پریشان ہوتا ہے۔ فون اٹھاتا ہے۔ مگر پھر رکھ دیتا ہے پھر کچھ سوچ کر تیزی سے اٹھ کر باہر نکل جاتا ہے... مورت کے پہاڑی گھر میں پہنچتا ہے چابی لگا کر دروازہ کھولتا ہے۔ مکان بالکل خالی ہے۔ مورت کو تلاش کرتا ہے۔ پکارتا ہے۔ بیٹھ جاتا ہے۔ (یہاں پر "میں مورت ہوں"۔ جد ہاں تم ہو" کے مکالمے اور لیپ ہوتے ہیں) ... پریشانی کے عالم میں سر جھٹکتا ہے۔ جیسے سوچ رہا ہے کہ مورت اس وقت کہاں ہو سکتی ہے۔ پھر مورت کی آدا ناسی تصریح رہت کے ساتھ بار بار پکارتی ہے۔ تلاش عیشت ہے۔ سب کچھ تم ہو۔ سچ ہو۔ کاف منزل نمبر... بکرہ نمبر ۱۱۔ فوڑا باہر نکلتا ہے۔ طویل سیر ہیاں جن پر تیمور تیزی سے جا رہا ہے۔ پھر ایک دروانہ۔ اسے دہ کھولتا ہے۔ سامنے ایک ماہر دی۔ دونوں طرف دروازے۔ یہاں بھی کاف

منزل... کمرہ نمبر اکے الفاظ گونج رہے ہیں۔ ایک دروازہ کھولتا ہے، اندر کچھ نہیں۔ غالی ہے، بند کرتا ہے۔ پھر دوسرا دروازہ۔ پھر تیسرا اور پھر آخری دروازہ کھولتا ہے۔ ایک غالی کمرہ درمیان میں ایک کرسی پر تیمور خود بیٹھا ہے جیسے ایک ہوت ہو۔ تیمور شاک کی کیفیت میں آہستہ آہستہ سے دروازہ بند کر دیتا ہے پھر پیچھے ہٹتا ہے۔ پھر اپنے حواس مجتھ کر کے آہستہ آہستہ دوبارہ دروازہ کھولتا ہے۔ اب دہاں اس کرسی پر مُورت بیٹھی ہوئی ہے... حیرت زدہ ہو کر اگے بڑھتا ہے۔ اور بے حد سکون سے اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔

○ دشتِ تہائی

کردار

- ۱۔ **کیٹی قاسم** — بیس سے پھیس سال، سوچنے، سمجھنے، محسوس کرنے والی اور ہمدردی رکھنے والی لڑکی جس پر دولت اثر انداز نہیں ہوتی۔ جس سے قدرت اپنی طرف کھیپھتی ہے۔
- ۲۔ **مراد بابا** — ایک بادشاہ بلوج بلوڑ حاجو صرف ضرورت کے تحت چند ماہ کے لیے قاسم صاحب کے ہاں چوکیدار ہے۔
- ۳۔ **تیمور** — کیٹی کامنگیتر، ٹراکار دباری۔ ہینڈسم اور بہت پُراعتماد۔
- ۴۔ **قاضی** — تیمور کا A - ۵ جو یونیورسٹی سے بزنس ایڈمن کرچکا ہے۔ تیمور سے متاثرا در تدریس خوفزدہ۔
- ۵۔ **قاسم** — کیٹی کا کردہ بیوی بابا۔ سانس کا مریض۔
- ۶۔ **صالح** — مراد بابا کا بیٹا۔
- ۷۔ **خانم اور شریا** — صالح کی بیٹیاں۔
- ۸۔ **خان زمان** — خانہ بدوسش قافلے کا بزرگ اور ٹرا۔ قدرے دُرشت۔
- ۹۔ **گل شیر** — تقریباً ۲۰ برس کا بزرگ۔ تفعیل سکرپٹ میں۔

- ۱۰۔ — جیپ کارڈ نیور اور گائیڈ۔
- ۱۱۔ پیر خان — سازندہ جو محاذ میں گھومتا ہے اور بس کا کوئی گھر نہیں۔
- ۱۲۔ حسن باؤ — دچونکہ پچاس برس پہلے کی لڑکی ہے اس لیے کوئی پرانا چہرہ۔
- ۱۳۔ جماں شیر — گل شیر کا باپ۔
- ۱۴۔ — حسن باؤ کا باپ۔
- ۱۵۔ — حسن باؤ کے بھائی۔ گل شیر کے بھائی۔ خانہ بدش عورتیں بجے وغیرہ۔
- نوت** — بہتر یہ ہو گا کہ تمام اداکار سادہ اور دلہبہ اپنا میں۔ اگر خصوصی ہجہ اپنا نہ ہے تو تمام کردار ایسا گریں۔

منظرا

دبلوچستان کے بارے میں ایک بالتعویر رسالہ ہے جس کے مختلف صفحوں پر وہاں
کے صحراء، گاؤں اور جانوروں کی تصاویر ہیں۔ باشندوں کے کلوڑاپ ہیں، اگر رسالہ نہ مل
سکے تو تصاویر حاصل کر کے ان کی ابھم بنالی جائے... منظراً نٹوں کے ایک کارروائی کی
تصویر پر گھلتا ہے... صفحہ پلٹھا ہے تو دوسرا منظر... اسی طرح پانچ چھ تصاویر
دکھاتے ہیں بالکل کلوڑ ہیں، ان پر ڈرامے کے ٹیکپ چل سکتے ہیں، ایک باریش اور
باوقار بوڑھے کی تصویر دکھاتے ہیں، کیٹھی گی آواز اور نیپ ہوتی ہے۔ ”بابا یہ تو بالکل
آپ کی تصویر لگتی ہے“: اس کے ساتھ تھی پہلی آدھ کرتے ہیں، ایک کردھبی گھرانے کا
علی شان ڈرائینگ روم، فرانسیسی طرز کا فرنیچر، فانوس، بڑی کھڑکیاں، کیٹھی ایک
صوف پر نیم دراز، مختلف رسائل کتابیں اور کاغذات اور ہر کھرے ہوئے ڈرائینگ
ردم کے درسے برسے پر ایک بلوچ بوڑھا بابا مُراد آتی پاتی مارے قایین پر جھاہے
انتہائی پر وقار طریقے سے، کیٹھی حیرت سے سراٹھاتی ہے، کیونکہ اسے جواب نہیں ملا،
کیٹھی :- بابا مُراد آپ نے میری بات نہیں سنی۔

مُراد :- (کان پر ہاتھ رکھ کر) آپ کے اور میرے درمیان فاصلہ بہت ہے بی بی۔
کیٹھی :- تو نزدیک آ جائیں۔

مُراد :- میں یہیں ٹھیک ہوں بی بی، آپ بات کریں، اب میں غور سے سُنوں گا۔
کیٹھی :- (رسالہ دکھاتے ہوئے) میں کہہ رہی تھی کہ یہ تصویر... بالکل آپ
کی لگتی ہے۔

مُراد :- (آنکھیں میچ کر تصویر دیکھتا ہے) اور ڈرمے اطمینان سے کہتا ہے، میرے
بھائی کی ہے۔

کیٹھی :- (ڈاٹھ کراس سے قریب جاتی ہے) پسح بابا مُراد۔

مُراد :- (مسکرا تاہے) دیسے میں نے اپنے اس بھائی کو دیکھا نہیں ہوا۔
کیٹی :- یہ کیسے ہو سکتا ہے یا با۔

مُراد :- بھئی یہ ہماری عمر کا آدمی ہے، ہمارے جیسا ہے، ہمارے دلن کا ہے تو بھائی
ہواناں؟

کیٹی :- (سمجھتے ہوئے) OH BABA, YOU ARE JUST MAG - NIFICENT.

مُراد :- جی بی بی؟

کیٹی :- (رسالہ رکھ کر ایک فائل کھوتی ہے) یہ تصویریں تو میں دیکھ رہی تھی ذرا
ATMOSPHERE کو لے گرنے کے لیے۔ اب آئیے تھیس کی طرف
عنوان ہے ”بلوچستان کے خانہ بدش قبانل“ — بابا کیا یہ مزے دار بات
نہیں ہے کہ اس تھیس پر نام تو میرا ہو گا، کیٹی قاسم کا لیکن یہ سارے کا
سارا آپ کا لکھا یا ہوا ہے ...

مُراد :- (ہنس کر) بی بی میں بھی تو مزے میں رہتا ہوں نا، باہر دھوپ میں
چوکیداری کرنے کی بجائے اوھر ٹھنڈے کر کے میں قایم پر بیٹھا رہتا ہوں.
اور اپنے دلن کی باتیں کرتا رہتا ہوں۔ داس دوران ڈنر جیکٹ میں ملبوس
ایک پڑھا لکھا T SHIRT یا معزز روپی ٹرپیکے سے جوں کا ایک گلاس کیٹی
کے قریب رکھ کر چلا جاتا ہے)

کیٹی :- اچھا باپا خانہ بدشون کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

مُراد :- پانی اور اونٹ۔

کیٹی :- وہ کس طرح

مُراد :- پانی ملتا نہیں اور اونٹ اکثر مر جاتے ہیں۔

کیٹی :- (مصنوعی غستے سے) بابا۔۔۔ آج سے تین ماہ بعد مجھے تھیس SUBMIT کرنا ہے اور چار ماہ بعد تمور صاحب بارات کے کراچا میں گئے اور آپ...
مُراد :- تمور صاحب اچھا آدمی ہے۔

کیٹی :- ہونہہ اچھا آدمی ہے۔ وہ افسوس کے ۵۸۱۶۵ مشینوں میں گھبرا ہوا مشینی آدمی۔ بہر حال.... بابا آپ یہ بتائیں کہ آپ کے دلن میں لوگ خوش کس طرح ہوتے ہیں؟

مُراد :- (خوب ہنستا ہے) اس طرح۔

کیٹی :- (بنادٹی غصہ) میرا مطلب ہے فارغ اوقات میں لفڑی کے لیے کیا کرتے ہیں؟

مُراد :- ہمارے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں کیٹی بی بی۔

کیٹی :- اس طرح تو تھیس کبھی مکمل نہیں ہو گا۔

مُراد :- (سبزیدگی سے) ملائیں ہو گا۔

کیٹی :- کیوں مُراد بابا؟

مُراد :- کیٹی بی بی میرے دلن کے صحراؤں اور موسموں کی خوشبوان بند کر دن تک نہیں آسکتی۔ آپ کو ان کے پاس جانا ہو گا۔ آپ کے شہر میں آسمان کے کے چھوٹے چھوٹے مکڑے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں پورا آسمان ہے۔

کیٹی :- لیکن آپ کی بات چیت....

مُراد :- میں آپ کو جو کچھ بتانا ہوں وہ جب آپ لکھ دیتی ہیں تو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔ آپ کو جو میں نے کہانی سنائی تھی اپنے گاؤں کی، وہ آپ نے لکھی پھر مجھے سنائی تو وہ مرچکی تھیں، وہ تو میری کہانی ہی نہیں تھی۔ کسی اور گاؤں کی کہانی تھی....

کیٹی :- جو س کا ایک گھونٹ بھرتی ہے، تو پھر مراد بابا۔

مراد :- آپ یہ جو ٹین کا جو س پتیے، میں مالٹے کا، اچھا ہے؟

کیٹی :- (چہرے سے) ہاں۔

مراد :- اس لیے اچھا ہے کہ آپ نے کبھی تازہ مالٹے کا رس تو پیا نہیں کیٹی
بی بی، ٹین میں میں تو اس کی خوشبو مر جاتی ہے۔ باقی صرف پانی رہ جاتا ہے۔

آپ کو ان کے پاس جانا ہو گا۔

کیٹی :- اور تمور... وہ مشینی آدمی مجھے جانے دے گا۔

مراد :- تمور صاحب اچھا آدمی ہے۔

کیٹی :- اور ڈیڈی؟

مراد :- قاسم صاحب بھی اچھا آدمی ہے۔

کیٹی :- تمہارے لیے تو پوری دنیا اچھا آدمی ہے بابا... (ڈورائینگ رُوم کو
دیکھتی ہے) تمہارے خیال میں یہ ایک ٹرا سائیں ہے جس میں میں
بند ہوں... PACKED... اور یہاں خوشبو نہیں آ سکتی۔ (بیٹھ

کر سوچتی ہے پھر ٹیلی فون کی طرف دیکھتی ہے)

— C U T —

منظیر ۲

(تمور کا دفتر، ایک بہت بڑے ایگزیکٹو کا دفتر۔ تمور ایک صاحب قسم کا آدمی
نہیں بلکہ ایک پریمیریکل، تیز اور انتہائی وانش مند کاروباری ہے اور بالکل مشین
کی طرح کام کرتا ہے۔ تیز تیز پولتا ہے۔ سٹریسرا اور پاڈز بہت کم۔ تمور فون پر
بات کر رہا ہے۔ سامنے قاضی کھڑا ہے۔ اس کا ۸.۹ دُبلا پیلا عینک لگائے۔
باس سے بہت ڈر رہا ہے۔ بہت پڑھا لکھا ہے،

تیمور :- (فون پر) LOOK HERE IF YOU CAN'T KEEP YOUR END OF THE BARGAIN THEN I CAN'T KEEP MINE THE DEAL IS OFF....

قاضی سے، شمسی تھا... اس کے ساتھ کوئی بین دین نہ کیا جائے....

ہاں تو قاضی یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟

قاضی :- کچھ نہیں سر.

تیمور :- تو پھر جاؤ (قاضی جانے لگتا ہے) سنو، میرا خیال ہے میں نے تمہیں بلا یا تھا.

قاضی :- جی سر.

تیمور :- تو پھر بتاتے کیوں نہیں کہ میں نے تمہیں بلا تھا.

قاضی :- آپ نے مجھے بلا یا تھا سر.

تیمور :- (زیریں بڑھ رہا تھا) FISH STUPID، اور ہاں کل جرمی ڈبی
گیش کے ہیڈ نے تمہاری ٹائی کی تعریف کی تھی۔ (قاضی سر بلتا ہے) تو یہ پید
فتش تم نے فوراً اپنی ٹائی آنار کر اس سے کیوں نہیں کر دی؟

قاضی:- ٹائی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے، اب کر دوں سر!

تیمور :- جرمی جا کر کر دے گے؟ وہ واپس جا پکے ہیں، آج صبح کی فلاٹ سے۔ قاضی

صاحب آپ نے یونیورسٹی سے بزنس ایڈمن کی ڈگری تو حاصل کر لی ہے

مگر - DON'T KNOW THE A-B-C OF BUSINESS

ہمارے جتنے غیر ملکی کسٹر ز آتے ہیں۔ آپ کو ان کی ہر خواہش پوری کرنی
چاہیے۔ (فون آتا ہے...) تیمور :- ہمیلو اسمر... نہیں نہیں مجھے ٹوٹل
کنسان منٹ چاہیے۔ ماکیٹ یہیں کسی اور گومت دو۔ اور ہاں یہیں تین ڈارنی
درجن زائد PAIR کروں گا... ٹھیک ہے... (فون بند کرتا ہے) ہاں تو

قاضی صاحب ...

قاضی! جی سرا!

تیمور: آج کا کیا پر دگرام ہے.

قاضی: سرجاپانی ڈیلی گیشن کے لیے ہو ٹل اکامودیشن ریزرو ہو چکی ہے۔ تین
گاڑیاں ان کے ڈسپونسل پر ہوں گی۔ انہیں تمام فیکٹریاں دکھائی جائیں گی۔
تیمور: اور یہ مت کہہ دینا کہ یہ فیکٹریاں ہماری نہیں ہیں اور ہم صرف ان سے
مال خریدتے ہیں۔

قاضی: نہیں سرا!

تیمور: (فون اٹھاتا ہے) مس سیرہ! بھی تک ہانگ کانگ کی کال کیوں نہیں
ملائی آپ نے... ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ریما مذکور دایں انہیں...
ہاں تو قاضی۔

قاضی: رات کو آپ ڈنر دے رہے ہیں ...

تیمور: میں نہیں دے رہا۔ تم دے رہے ہو۔ میں صرف آؤں گا۔ (فون آتا ہے)
ہاں... ملاو (قاضی سے) میں آجائوں گا۔ (قاضی جاتا ہے) ہیلو کئی۔
اسے سرپاٹر... ہاں ہاں پلیٹ فل سرپاٹر... آج رات؟ بھٹی شام کو
گھوم لیں گے... نہیں... آج رات تو... بس فوراً گرم ہو جاتی ہو گئی فاسم
درachiں ابک بناپانی ڈیلی گیشن... وہ جمن تھے... شادی کے بعد تو...
اچھا بابا آجائوں گا۔ فون رکھتا ہے تو ایک اور فون بجتا ہے)

دیکھی کا ڈرائینگ ردم، بڑی ڈائینگ ٹیبل جس پر کٹری اور کراکری سمجھی ہوئی ہے۔
دیٹر فاموٹی سے سرگور ہاہے، کیٹی۔ تیمور اور قاسم۔ تیمور منہ میں ڈالنے